قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

ہفتہ 21 اگست 2021ء | 12 محرم 1443 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:198

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

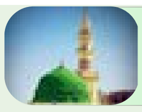

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمِّ سُلَیم کے گھر کے قریب سے گزرتے تو ان کے گھر آتے اور ان کو سلام کہتے۔حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت نبی کریمؐ کی شادی حضرت زینبؓ بنت جحش سے ہوئی تو مجھے میری والدہ اُمِّ سُلَیم نے کہا کہ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تحفہ بھیجیں تو کتنا اچھا ہو گا۔ اس پر میں نے کہا بھیج دیں۔تو میرے کہنے کے بعد میری والدہ نے کھجور لی اور پنیر کو ایک برتن میں ڈالا اور ان کو ملا کر حَیْس نامی کھانا تیار کیا اور پھر وہ کھانا مجھے دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔ جب مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپؐ نے مجھے ارشاد فرمایا اس برتن کو رکھو۔ پھر کچھ آدمیوں کا نام لے کر فرمایا کہ ان کو بلا لاؤ اور ہر وہ شخص جو تمہیں ملے اسے کہنا کہ میں بلا رہا ہوں۔حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ جب مَیں واپس آیا تو گھر آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنا دست مبارک اس کھانے پر رکھا اور اس کو برکت دینے کے لئے کچھ دیر دعا کرتے رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس دس افراد کو بلانے لگے جو اس برتن میں سے کھاتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو فرماتے تھے کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ان سب کو بلاتے رہے یہاں تک کہ ان سب نے کھانا کھالیا۔

(بخاری کتاب النکاح باب الھدیۃ للعروس)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

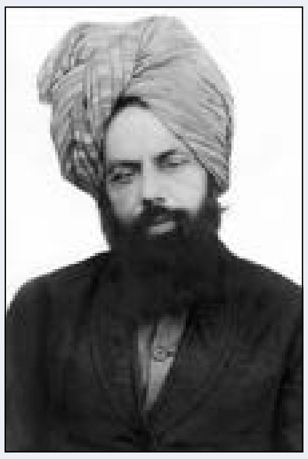

مہمان نوازی ایک عظیم خُلق

’’میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 292 ایڈیشن 1988ء)

ایک دفعہ جب بہت سارے مہمان آئے ہوئے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میاں نجم الدین صاحب کو جو لنگر خانے کے انچارج تھے، تاکید کی کہ:

’’دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 492 ایڈیشن 1988ء)

ارشاد باری تعالیٰ

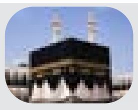

فَرَاغَ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ فَجَآءَ بِعِجۡلٍ سَمِیۡنٍ ﴿۲۷﴾

(الذّاریات:27)

ترجمہ: وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔

فرمان خلیفہ وقت

یہ خُلق ہے جو اللہ والوں کا مہمانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا جامع اور افضل الرسل فرمایا ہے ان میں تو یہ خُلق ایسا قائم تھا جس کی مثال نہیں۔ بلکہ زمانہ نبوت سے پہلے بھی آپؐ کا یہ خُلق ایسا تھا کہ دوسروں کو متاثر کیا کرتا تھا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی اور آپؐ بڑے سخت گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے اس گھبراہٹ کا ذکر کیا تو دیکھیں کیسا جواب تھا۔ روایت میں آتا ہے آپؐ نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم! جیسے آپؐ سوچ رہے ہیں ویسے ہرگز نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی بھی رُسوا نہ کرے گا۔ اللہ کی قسم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کرتے ہیں، دوسروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، ناپید نیکیاں بجا لاتے ہیں، لوگوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور آفات سماوی کے نازل ہونے پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ...حدیث نمبر 4953)

یعنی جو اعلیٰ اخلاق دنیا سے غائب ہو گئے ہیں ان کو آپؐ قائم کرتے ہیں جن میں سے ایک مہمان نوازی بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یہی خُلق تو پسند ہیں۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایسے اخلاق والے انسان کو خدا تعالیٰ ضائع کر دے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مختلف قسم کی نیکیوں میں سے ایک نیکی مہمان نوازی بھی ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا باعث بنتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 22 جولائی 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- نذرانہ عقیدت (منظوم)
- کشتی نوح کی نصائح کو روزانہ ایک بار پڑھ لیا کرو
- فرقان بٹالین کا ایک ایمان افروز واقعہ
- ایک اصول سب کے لئے

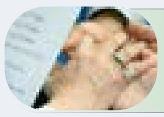

دربارِ خلافت

ظلم کے ساتھ ساتھ ہمارے نوجوانوں کے ایمان مضبوط ہو رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب کچھ دن سکول نہیں گئے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ چوتھے روز میں سکول گیا تو مجھے ایک شخص مرزا حرمت علی صاحب آف ڈسکہ جو انجمن حمایتِ اسلام میں ملازم تھے، (انہوں) نے اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ تم چار دن کہاں تھے۔ مَیں نے صاف صاف اُن سے عرض کر دیا کہ مَیں قادیان گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بیعت کر آئے؟ مَیں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہاں مت ذکر کرنا۔ مَیں بھی احمدی ہوں اور مَیں نے بیعت کی ہوئی ہے مگر مَیں یہاں کسی کو نہیں بتاتا تا کہ لوگ تنگ نہ کریں۔ مگر مَیں نے اُن سے عرض کیا کہ مَیں تو اس کو پوشیدہ نہیں رکھوں گا چاہے کچھ ہو۔ چنانچہ ہمارے استاد مولوی زین العابدین صاحب جو مولوی غلام رسول قلعہ والوں کے بھانجے تھے اور ہمارے قرآن حدیث کے استاد تھے اُن سے مَیں نے ذکر کیا کہ مَیں احمدی ہو گیا ہوں۔ اس پر انہوں نے بہت برا منایا اور دن بدن میرے ساتھ سختی کرنی شروع کر دی۔ حتی کہ وہ فرماتے تھے کہ جو مرزا کو مانے، سب نبیوں کا منکر ہوتا ہے۔ اور اکثر مجھے وہ کہتے تھے کہ توبہ کر و اور بیعت فسخ کر لو۔ مگر مَیں اُن سے ہمیشہ قرآن شریف کے ذریعے حیات وفاتِ مسیح پر گفتگو کرتا جس کا وہ کچھ جواب نہ دیتے اور مخالفت میں اس قدر بڑھ گئے کہ جب اُن کی گھنٹی آئے، (یعنی اُن کا پیریڈ جب آتا تھا) تو وہ مجھے مخاطب کرتے تھے۔ او مرزائی! بنچ پر کھڑا ہو جا۔ میں اُن کے حکم کے مطابق بنچ پر کھڑا ہو جاتا اور پوچھتا کہ میرا کیا قصور ہے؟ وہ کہتے کہ یہی کافی قصور ہے کہ تم مرزائی ہو اور کافر ہو۔ کچھ عرصے تک میں نے ان کی اس تکلیف دہی کو برداشت کیا۔ پھر مجھے ایک دن خیال آیا کہ میں پرنسپل کو جو مسلم تھے اور اُن کا نام حاکم علی تھا کیوں نہ جا کر شکایت کروں کہ بعض استاد مجھے اس وجہ سے مارتے ہیں کہ مَیں احمدی کیوں ہو گیا ہوں۔ اس پر انہوں نے ایک سرکلر جاری کر دیا کہ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے کوئی مدرس، (کوئی ٹیچر) کسی لڑکے کو کوئی سزا نہ دے۔ چنانچہ اس آرڈر کے آنے پر مولوی زین العابدین صاحب اور اُن کے ہم خیال استاد ڈھیلے پڑ گئے اور مجھ پر جو سختی کرتے تھے اُس میں کمی ہو گئی۔

(رجسٹر روایاتِ صحابہ۔ غیر مطبوعہ۔ جلد نمبر 9 صفحہ 127 تا 129)

یہ واقعات کوئی سو سال پرانے نہیں ہیں۔ اُس جہالت کے وقت کے نہیں ہیں بلکہ آج بھی پاکستان میں دہرائے جاتے ہیں۔ آج بھی بچوں سے یہی سلوک ہوتا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک طالبِ علم کا مجھے خط آیا۔ اُس کے بڑے اچھے نمبر تھے۔ ان نمبروں کی بنا پر کالج میں داخلہ مل گیا۔ فیس جمع کروانے گیا تو وہاں انتظامیہ کے کچھ اور بھی افسر بیٹھے تھے۔ انہیں کہیں سے پتہ لگ گیا کہ یہ احمدی ہے تو انہوں نے پوچھا کہ تم احمدی ہو؟ اُس نے کہا کہ ہاں میں احمدی ہوں۔ انہوں نے کہا یہ لو پیسے اور تمہارا داخلہ کینسل اور آئندہ یہاں نظر نہ آنا۔ نہیں تو تمہاری ٹانگیں توڑ دیں گے۔

اسی طرح چند دن ہوئے مجھے ایک لڑکی کا خط آیا۔ بڑے اچھے نمبر اُس کے آئے، پڑھائی میں ہوشیار ہے لیکن بورڈ کے امتحان کا جو داخلہ فارم ہے۔ اب انہوں نے نیا فارم بنایا ہے، کمپیوٹرائز فارم ہے۔ جس پر ٹِک (Tick) کرنا ہے، مسلم یا نان مسلم۔ پہلے تو ہمارے بچے احمدی لکھ دیا کرتے تھے اور اب وہ آپشن (Option) نہیں رہی۔ یہ بچی کہتی ہے کہ کیونکہ آپ نے کہا ہوا ہے کہ مسلمان لکھنا ہے تو مَیں مسلمان کے کالم پر ٹک کرتی ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو گالیاں دینے کی جو ڈیکلریشن ہے اُس پر بھی دستخط کرو۔ وہ جب ہم نہیں کرتے تو داخلہ کینسل ہو جاتا ہے۔ تو یہ سختیاں سکول کے بچوں پر اور اچھے بھلے ہوشیار بچوں پر آج بھی ہو رہی ہیں۔ وہاں تو پرنسپل انصاف پسند تھا۔ اُس نے کچھ انصاف کیا اُس نے اور ان پر یہ سختی بند ہو گئی۔ لیکن آجکل تو حکومتی قانون کے تحت یہ بے انصافی کی جا رہی ہے اور انتہا تک کی جا رہی ہے اَور کافی اور بچے بھی ہیں جو اِس لحاظ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ بہر حال یہ ظلم چل رہا ہے لیکن اس ظلم کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو آجکل کے ہمارے نوجوان ہیں ان کے ایمان بھی مضبوط ہو رہے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 2/ مارچ 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

نذرانہِ عقیدت

مرے حضور! مرے پیشوا! مرے آقا!
خدا ہمیش تری عمر کو دراز کرے
تجھے عطاء ہوں عنایاتِ ربِّ مالکِ کُل
قدم قدم پہ فتوحات کارساز کرے
لگائیں دیں کو جو چرکیں یہود و نصرانی
وہ زخم تجھ کو دل و جان سے گداز کرے
ہوا ہے سینہ سپر ایک تو ہی میداں میں
فتح نصیب! خدا تجھ کو سرفراز کرے
جو تاجِ دین مقدر تھا آخریں کے لیے
اسے کمال عطاء آپ شاہ نواز کرے
خزانے قیصر و کسریٰ کے ہوں نصیب ترے
دلوں کی جیت ہو جنگ و جدل سے باز کرے
جو تہہ کو پائے نہ افلاک کی کوئی بھی نظر
وہاں کی سیر تری چشمِ نیم باز کرے
دعا سے تیری فقیروں کو تخت و تاج
نصیب حیاتِ جاوداں پیدا تری نماز کرے
وہ اس کے فیض سے پایا تری دعا نے کمال
''جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے''
مٹائے نفرتیں اور دے محبتوں کو رواج
یوں انقلاب زمانے کا عہد ساز کرے
عیوب میرے بھی ڈھل جائیں تیرے گریا سے
کچھ اس طرح سے تو مالک سے ''سازباز'' کرے
کہ دے کہ واسطہ اُسکے حبیب کا اک بار
کچھ التجاء کرے کچھ راز اور نیاز کرے
کبھی جو یاد دلائے وہ مشتِ خاک کی بات
امید ہے کہ خدا اس رِجا پہ ناز کرے
یقیں کی دھونی رمائے ہنوز بیٹھا ہوں
ہوں وہ گدا جو فقط تکیہ نیاز کرے

(شاہد رضوان۔ شیفیلڈ یو کے)

اداریہ

کشتی نوح کی نصائح کو روزانہ ایک بار پڑھ لیا کرو

(قسط دوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گِدھ اور کتّے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مرگئے اور آسمانی روح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں پس تم اُس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُس کے اِذن سے۔ ایک مُردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی اُنہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے ان کا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے تم راستباز اُس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے ان شاء اللہ بھی نہیں نکالتے اُن کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی۔ اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو گی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اُس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامُراد رکھا جاتا ہے مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہرحال یہ دونوں فریق مغضوب علیھم ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اس حیّ وقیّوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی اُن کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے مبارک ہو اُس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اسی طرح تمہیں چاہئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔ نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اُسے معلوم نہیں۔ کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں۔ اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائے گا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے تم روح کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اُسے پاؤ گے۔ تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے وہ جو خود مُردار خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لئے پاک غذا لائے گا۔ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دکھاوے گا۔ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں جن کو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلی دے سکتے ہیں مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے پہلے صدق وصفا ضروری ہے پھر بعد اس کے یہ سب کچھ تمہیں ملے گا۔ یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے☆ اور روح القدس اب اُتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اُتر چکا۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ ان میں داخل ہو تم اُس آفتاب سے خود اپنے تئیں دُور ڈالتے ہو جبکہ اُس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر اُس نے بند کر دی ہیں ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ اب جب کہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورہ فاتحہ میں سکھلائی گئی گذشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے تو تم کیوں ان کے لینے سے انکار کرتے ہو اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آ جائے گا اس دودھ کے لئے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو کہ دودھ پستان سے خود بخود اُتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلّاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے کیا ہی دشوار گزار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے۔ پر اُن کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے، یہی ہے جو خدا نے فرمایا وَاِنۡ مِّنۡکُمۡ اِلَّا وَارِدُھَا ۚ کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتۡمًا مَّقۡضِیًّا یعنی اے بُرو اور اے نیکو! تم میں سے کوئی بھی نہیں جو جہنم کی آگ پر گذر نہ کرے مگر وہ جو خدا کے لئے اُس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دیئے جائیں گے لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کے لئے آگ پر چلتا ہے وہ آگ اُسے کھا جائے گی۔ پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہو گا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا تیز قدم اُٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیان کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

میں نے سنا ہے کہ بعض تم سے حدیث کو بکلّی نہیں مانتے اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں میں نے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اوّل قرآن ہے جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں تھے۔ جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کہ عیسٰی بن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا اور وہ لعنتی ہوا اور دوسرے نبیوں کی طرح اُس کا رفع نہیں ہوا اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت کرو نہ انسان کی نہ حیوان کی نہ سورج کی نہ چاند کی اور نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِی الۡقُرۡاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس

اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے، اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں..... قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔..... سو تم صدق اور راستی اور تقویٰ اور محبت ذاتیہ الٰہیہ میں ترقی کرو اور اپنا کام یہی سمجھو جب تک زندگی ہے..... تم خدمت اور عبادت میں لگے رہو تمہاری تمام کوشش اسی میں مصروف ہونی چاہئے کہ تم خدا کے تمام احکام کے پابند ہو جاؤ اور یقین میں ترقی چاہو نجات کے لئے نہ الہام نمائی کے لئے قرآن شریف نے تمہارے لئے بہت پاک احکام لکھے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ تم شرک سے بکلی پرہیز کرو کہ مشرک سرچشمہءِ نجات سے بے نصیب ہے۔ تم جھوٹ نہ بولو کہ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے.... دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے سنّت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر لیکن سنّت نے سب کچھ کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنّت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سَو برس کے بعد جمع کی گئی مگر سنّت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنّت کا ہے خدا اور رسول کی ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرض تھا کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھلا کر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلا دیں اور اپنی سنّت یعنی عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا....... ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنّت قرار دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے قرآن خدا کا قول ہے اور سنّت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سنّت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔ نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک ظنی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی صرف ثبوت مؤیّد کے رنگ میں ہے قرآن اور سنّت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے حدیث قرآن پر کیسے قاضی ہو سکتی ہے قرآن اور سنّت اُس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے جب کہ اس مصنوعی قاضی کا نام و نشان نہ تھا یہ مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنّت کے لئے تائیدی گواہ ہے البتہ سنّت ایک ایسی چیز ہے جو قرآن کا منشاء ظاہر کرتی ہے اور سنّت سے وہ راہ مراد ہے جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈال دیا تھا سنّت اُن باتوں کا نام نہیں ہے جو سَو ڈیڑھ سَو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں بلکہ ان باتوں کا نام حدیث ہے اور سنّت اس عملی نمونہ کا نام ہے جو نیک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتدا سے چلا آیا ہے جس پر ہزار ہا مسلمانوں کو لگایا گیا۔ ہاں حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اُس کا ظن کے مرتبہ پر ہے مگر بشرط عدم تعارض قرآن و سنّت تمسک کے لائق ہے اور مؤیّد قرآن و سنّت ہے اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اس کے اندر موجود ہے پس حدیث کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے ہاں اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنّت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور اُن تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں ردّ کرنا پڑتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیز گار اس پر جرأت نہیں کرے گا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنّت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہیں بہرحال احادیث کا قدر کرو اور اُن سے فائدہ اُٹھاؤ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں اور جب تک قرآن اور سنّت ان کی تکذیب نہ کرے تم بھی ان کی تکذیب نہ کرو بلکہ چاہئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو اور نہ کوئی سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل۔۔۔۔

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلّی کے رُک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفّارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے..... پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش افشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسان کو معدوم کر رہی ہے پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو یا صدق و وفا کا اُس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شائد تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اُس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہئے تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بَن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اُس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اُس بَن کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اُس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان اُن پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکھاتا ہے ہر ایک کفّارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے اور اس کی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں اور اُس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں جس کی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔ جس طرح انسان نفسانی لذّات کا سامان دیکھ کر اُن کی طرف کھینچا جاتا ہے اِسی طرح انسان جب روحانی لذّات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اُس کو سراسر ردّی دکھائی دیتی ہیں اور انسان اُسی وقت گناہ سے مَخلصی پاتا ہے جب کہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے ہر ایک بیباکی کی جڑھ بے خبری ہے جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پُرزور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رخ کیا ہے اور یا اس کے گھر کے اِردگرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اُس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کے فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اُتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اُس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب

نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا ہو کہ تمہارے دلوں پر اُس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔ پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے اُن کا وارد ہونا ضروری ہے۔ (1) پہلے جب کہ تم مطلع کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلّی اور خوشحالی میں خلل ڈالا سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

(2) دوسرا تغیر اُس وقت تم پر آتا ہے جب کہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً جب کہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلّی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اُس وقت سے مشابہ ہے جب کہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اُس پر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

(3) تیسرا تغیر تم پر اُس وقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلّی امید منقطع ہو جاتی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرار داد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گزر جاتے ہیں یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جب کہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

(4) چوتھا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے مثلاً جب کہ فرد قرار داد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تم کو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولیس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جب کہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشاء مقرر ہے۔

(5) پھر جب کہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہیں اُس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظلّ ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضاء و قدر تمہارے لئے لائے گا پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22 تا 70)

(ابو سعید)

(باقی آئندہ ان شاء اللہ)

ابو محمود دین

فرقان بٹالین کا ایک ایمان افروز واقعہ

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

’’کچھ نوجوان ایک روز اپنے رب کی رضا کے لئے ایک محاذ پر جمع تھے جنگ ہو رہی تھی ان نوجوانوں میں سے چند نوجوان روزانہ رات کو اس علاقے میں گشت کے لئے جایا کرتے تھے جس پر دونوں فوجوں میں سے کسی کا بھی قبضہ نہیں تھا اور جو No Man Land کہلاتی تھی ان گشت کرنے والوں کو ان کے افسر کا حکم تھا کہ صبح کی اذان سے پہلے پہلے اپنے مورچوں میں واپس آجایا کرو کیونکہ اگر دن چڑھ آیا اور روشنی ہو گئی تو دشمن کی ظاہر بین نگاہ تمہیں دیکھ لے گی وہ تم پر گولہ باری شروع کر دے گی اور اس طرح تمہاری جانیں بلا وجہ خطرہ میں پڑ جائیں گی اس روز جس کا میں ذکر کر رہا ہوں صبح کی اذان ہو گئی اور سورج کی روشنی پھیلنی شروع ہو گئی لیکن یہ گشتی دستہ اپنے مورچوں میں واپس نہ آیا افسر اعلیٰ نے یہ دیکھ کر کہ ہمارا گشتی دستہ واپس نہیں آیا بڑی فکر کا اظہار کیا اور اپنے تمام رضا کار نوجوانوں کو حکم دیا کہ سجدہ میں گر جائیں اور اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ خود ہی ہمارے بھائیوں کی حفاظت کے سامان کرے چنانچہ پانچ چھ سو رضا کار جو وہاں موجود تھے سوائے ان کے جو اس وقت ڈیوٹی پر تھے سارے کے سارے سجدہ میں گر گئے اور انہوں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ

’’اے ہمارے خدا ہم تجھے عقل کا واسطہ دے کر نہیں کہتے کہ تو ہمارے ان بھائیوں کی حفاظت کا سامان کر کیونکہ یہ عقل کا میدان نہیں ہے لیکن ہم تجھے قادر اور تمام قوتوں اور طاقتوں کا مالک جانتے اور سمجھتے ہیں تیرے آگے کوئی چیز انہونی نہیں اس لئے ہم تجھ سے جو قادر و توانا ہے یہ دعا کرتے ہیں کہ تو ہمارے ان بھائیوں کی حفاظت کے سامان کر دے‘‘

جب وہ سجدہ سے اٹھے تو انہوں نے دوربین کے ذریعہ اس میدان میں دیکھنا شروع کیا اس میدان کی چوڑائی دو اڑھائی میل کی تھی اس کی دوسری طرف پہاڑیاں شروع ہو جاتی تھیں اور وہ تمام پہاڑیاں دشمن کے قبضہ میں تھیں یہ خود بھی اس طرف پہاڑی کی چوٹی پر تھے جب انہوں نے دوربین کے ذریعہ میدان میں نظر دوڑائی تو انہوں نے دیکھا کہ ہمارا گشتی دستہ دشمن کی پہاڑی کے دامن میں ہے اگر وہ روشنی کے وقت دو اڑھائی میل کا فاصلہ طے کر کے اپنے مورچوں کی طرف آتا ہے تو یقیناً ان پر دشمن کی طرف سے توپوں سے حملہ ہو گا اور بڑا امکان ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ مارے جائیں یا زخمی ہو جائیں لیکن وہ رب جو اپنے بندوں سے بہت ہی پیار کرنے والا ہے اس نے ان نوجوانوں کی دعا کو سنا اور اس گشتی دستہ کی حفاظت کا یہ سامان کیا کہ دشمن اور اس گشتی دستہ کے درمیان بادل کی اوٹ کھڑی کر دی فرقان بٹالین کے ان نوجوانوں نے جو اس وقت اپنے مورچوں میں تھے دیکھا کہ مشرق کی طرف سے وادی میں بادل کا ایک ٹکڑا چلا آ رہا ہے اور بڑی تیزی سے اس طرف بڑھ رہا ہے جہاں وہ گشتی دستہ تھا اور انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت سارے آسمان پر سوائے اس بادل کے ٹکڑے کے اور بادل کہیں نظر نہیں آتا پھر انہوں نے دیکھا کہ جب بادل کا یہ ٹکڑا جسے ہوائیں بڑی تیزی سے اڑائے لئے آ رہی تھیں ہمارے گشتی دستہ کے سر پر پہنچا تو خدا تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا ٹھہر جاؤ اور وہ بادل وہاں رک گیا اس بادل کی حفاظت میں ہمارا گشتی دستہ دو اڑھائی میل کا فاصلہ طے کر کے اپنے مورچوں میں واپس آ گیا

اللہ تعالیٰ نے یہ کام معجزانہ طور پر دکھانا تھا جب گشتی دستہ مورچوں میں واپس آ گیا تو اس نے ہواؤں کو کہا چلو اور بادل کے ٹکڑے کو اڑا کر لے جاؤ اب اس کے یہاں ٹھہرنے کی ضرورت نہیں چنانچہ ہوا دوبارہ تیزی سے چلی اور بادل کے اس ٹکڑے کو اڑا کر نظروں سے غائب کر گئی اس کے بعد سارا دن ان پانچ چھ سو آدمیوں نے بادل کا کوئی ٹکڑا آسمان پر نہیں دیکھا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان نوجوانوں کو جو احمدی تھے اپنا ایک معجزہ معجزانہ رنگ میں قبولیت دعا کا ایک نشان دکھایا۔

اب یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ جہاں تک واقعہ کا تعلق ہے حواس ظاہر اس کی تصدیق کرتے ہیں اور جہاں تک اس کی وجہ اور دلیل کا تعلق ہے دنیا کی کوئی عقل نہیں بتا سکتی کہ یہ واقعہ ہوا کس طرح بادل کا ایک ٹکڑا اڑتے ہوا آتا ہے اور کیوں وہ ایک خاص مقام پر رک جاتا ہے اور پھر کیوں ایک گھنٹہ تک وہاں ٹھہرے رہتا ہے اور ایک گھنٹہ کے بعد جب اس کی ضرورت نہیں رہتی وہ وہاں سے اڑا کے کسی اور طرف کیوں لے جایا جاتا ہے اور پھر کیوں سارا دن ان نوجوانوں کو آسمان پر بادل کا کوئی اور ٹکڑا نظر نہیں آتا یہ ایسے سوال ہیں جن کے متعلق عقل انسانی زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتی ہے کہ یہ ایسی چیزیں ہیں کہ جہاں تک میری رسائی نہیں لیکن عقل انسانی ہرگز یہ فتویٰ نہیں دے سکتی کہ یہ ایسی چیزیں ہیں جو دلائل اور براہین سے ناممکن ہیں عقل کو اگر وہ اپنے صحیح مقام پر کھڑی ہو یہاں اپنی عاجزی تسلیم کرنی پڑتی ہے‘‘

(مستورات میں درس القرآن 14 مئی 1966ء غیر مطبوعہ)

انجینئر محمود مجیب اصغر

امام حسینؑ پر یزید کی حکومت کی طرف سے فتوی کفر

اِتَّقِ اللّٰہِ یَا عَدُوَّ حَسَیْن

اِتَّقِ اللّٰہَ یَا غَرِیْقَ الْمِیْنَ

اے عدو حسین! اللہ سے ڈر۔اے جھوٹ میں ڈوبے ہوئے! اللہ سے ڈر

چودھویں اور پندرھویں صدی ہجری کے سنگم پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر یکے بعد دیگرے تین خطاب فرمائے

پہلے خطاب میں جو 7 نومبر 1980ء کا ہے آپ نے حکومت وقت کی طرف سے حضرت امام حسین علیہ السلام پر کفر کا فتوی لگانے کا واقعہ سنایا جسے امت مسلمہ رد کر چکی ہے۔

آپ نے فرمایا: ”... جب حضرت امام حسین کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تو کوئی وجہ بھی پیدا کرنی تھی نا اور وجہ یہ کفر اور واجب القتل _ قصہ یہ ہے سن لیں

یہ تاریخ میں ہے کہ کہتے ہیں کہ بصرہ کے گورنر ابن زیاد نے قاضی شریح کو دربار میں طلب کیا۔ یہ وہی ہیں تابعین میں سے گورنر جو یزید خلیفہ وقت یا بادشاہ وقت کی طرف سے مقرر ہیں جو خود تابعین میں سے ہیں اور اس سے کہا کہ آپ حسین ابن علی کے قتل کا فتوی صادر کریں قاضی شریح نے انکار کیا اور اپنا قلمدان اپنے سر پر دے مارا اور اٹھ کر اپنے گھر چلا گیا یہ ایک دن کا واقعہ ہے۔

جب رات ہوئی تو ابن زیاد نے چند تھیلیاں زر کی سونے کی اشرفیوں کی اس کے لئے بھیجیں۔

صبح ہوئی شریح ابن زیاد کے پاس آیا۔ ابن زیاد گورنر کے پاس پھر وہی گفتگو شروع کی شریح نے کہا کہ کل رات میں نے قتل حسین پر بہت غور کیا اور اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں (تھیلیاں لینے کے بعد) کہ ان کا قتل کر دینا واجب ہے، کیونکہ انہوں نے خلیفہ وقت پر خروج کیا ہے پھر قلم اٹھایا اور فرزند رسول کا فتوی اس مضمون کا لکھا:

”میرے نزدیک ثابت ہو گیا ہے کہ حسین ابن علی دین رسول سے خارج ہو گیا ہے لہذا وہ واجب القتل ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے خارج ہو گیا ہے اور واجب القتل ہے“

(جواھر الکلام صفحہ 88 از آقائی حاجی مرزا حسن مطبوعہ 1362ھ مطبع علمی تبریز ایران)

یعنی with* in collusion قاضی القضاء گورنر نے اوپر کی ہدایتوں کے مطابق یہ فتوی لیا اور امت مسلمہ آج تک اس فتوے کو رد کر رہی ہے اور قریبا سوا تیرہ سو سال سے امت مسلمہ کا ایک بڑا حصہ غضب سے آج بھی تلملا رہا ہے کل سے پھر محرم ہے اور وہ پیٹنا شروع ہو جائے گا امت مسلمہ کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ حکومت وقت قاضی القضاء کے ساتھ مل کے بھی اگر کسی پر کفر کا فتوی لگائے تو اسے رد کر دو۔

(غیر مطبوعہ)

collusion ملی بھگت

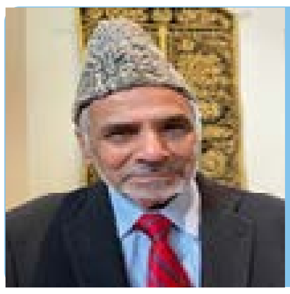

ڈاکٹر محمود احمد ناگی۔اوہایو امریکہ

ایک اصول سب کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بارے میں ایک ایمان افروز واقعہ

میرے والد مکرم میاں محمد یحیٰی صاحب آف نیلا گنبد لاہور ابن حضرت حاجی میاں محمد موسیٰؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ بیان کرتے ہیں ۔ میری جوانی کے دنوں میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ (جو بعد میں خلیفۃ المسیح الثالث بنے) صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ آپ اس عہدے پر 1939ء تا 1949ء یعنی دس سال سے زائد عرصہ متمکن رہے۔مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات ہندوپاک کی تقسیم سے پہلے قادیان اور بعد میں ربوہ میں منعقد ہوتے تھے۔بڑی عمر کے لوگوں کو یاد ہوگا کہ ان اجتماعات میں دینی تقاریر کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات بھی ہوتے تھے۔ اجتماع کا دورانیہ تین دن ہوتا تھا جس میں تمام شاملین خدّام اجتماع کی جگہ پر ہی قیام کرتے تھے۔مکرم والد صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ اجتماعات میں شامل ہونے کے لئے ہر سال لاہور سے قادیان جایا کرتے تھے۔ یہ 1945ء کی بات ہے کہ میری والدہ اور خاکسار محمود احمد ناگی بھی ساتھ قادیان گئے تھے۔ اس وقت میں تقریباً ایک سال کا نومولود بچہ تھا۔شاملین اجتماع اپنے ساتھ موسم کی مناسبت سے بستر ابھی لے کر جاتے تھے۔ خدّام رات کو آرام کے لئے پنڈال میں خود خیمے نصب کرتے۔ خدام اپنے ساتھ بھنے ہوئے چنے اور گڑ بھی ایک تھیلے میں لے جاتے تھے۔ والد صاحب نے بتایا کہ جب وہ قادیان پہنچے تو سیدھا اجتماع کے پنڈال میں چلے گئے۔ آپ پان کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے چاہا کہ سامان رکھنے کے بعد بازار جاکر تین دن کے لئے پان خرید لائیں۔ جونہی وہ بازار جانے کے لئے بیرونی دروازے پر گئے تو ڈیوٹی والے خدّام نے انہیں باہر جانے سے روک دیا اور کہا کہ صدر مجلس کا حکم ہے کہ جو خادم اجتماع میں آجائے وہ تین دن سے پہلے باہر نہیں جاسکتا۔ والد صاحب نے اصرار کیا کہ وہ اجتماع کے لئے ہی آئے ہیں لیکن اس وقت باہر بازار سے صرف پان خرید کر واپس آجائیں گے۔ قصہ مختصر والد صاحب کو اجازت نہ مل سکی۔ انہوں نے مناسب جانا کہ صدر مجلس سے ملاقات کرکے اجازت لے لیتے ہیں۔ آپ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ کے پاس گئے اور اپنی مجبوری بتائی۔ صدر مجلس نے فرمایا کہ قانون سب کے لئے یکساں ہے۔ میں بھی بحیثیت صدر مجلس پنڈال سے تین دن تک باہر نہیں جاسکتا۔ قصہ مختصر والد صاحب کو پنڈال سے باہر جانے کی اجازت نہ ملی۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ بھی پان کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے ابّا جان کو کہا کہ ان کے پاس کچھ پان ہیں جب بھی ضرورت محسوس کریں آ کر لے لیں۔ ابّا جان تین دن تک پنڈال سے باہر نہ گئے۔ اطاعت اور قانون کی پاسداری کی۔ آپ کو پان چبانے کی جب بھی چاہت محسوس ہوئی وہ صدر مجلس سے پان لے آتے۔ وہ بتاتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب پان کی تھیلی مجھے پکڑا دیتے اور وہ اس میں سے پان لے لیتے۔ صدر مجلس کا تین دن کا ذخیرہ دوسرے روز ہی ختم ہوگیا۔ اس کے بعد صدر مجلس نے اور نہ ہی آپ نے اجتماع کے اختتام تک کوئی پان کھایا۔

جن قوموں نے دنیا میں انقلاب برپا کرنا ہوتا ہے وہ چھوٹوں اور بڑوں کے لئے ایک ہی قانون بناتی ہیں اور اس پر عمل کرتی ہیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر اس اصول پر شروع سے لے کر اب تک کاربند ہے۔ الحمد للہ۔

رپورٹ: مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ

جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء، امریکہ میں کس طرح دیکھا گیا

ہیوسٹن

ڈیٹرائٹ مسجد محمود

بے پوائنٹ

میری لینڈ مسجد بیت الرحمٰن

اٹلانٹا جارجیا

سرکیوس جماعت نیویارک سٹیٹ

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ MTA کے ذریعہ جماعت احمدیہ امریکہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے یوکے جلسہ میں پوری طرح شامل رہی۔ اگرچہ کووڈ 19 کی وجہ سے اکثر جگہوں پر ہم اکھٹے نہیں ہو سکے۔ مگر جہاں بھی ممکن تھا، ہر جگہ خصوصًا ہر گھر میں سب احمدیوں نے جلسہ کی کاروائی سنی۔ خصوصًا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ، افتتاحی تقریر، دوسرے دن لجنہ میں خطاب اور پھر اللہ تعالیٰ کے افضال کی برسات کا ذکر، اور جماعت احمدیہ کی تمام اکناف عالم میں کامیابیوں کی ایک جھلک جو حضور انور نے بیان فرمائی، نیز آخری دن کا خطاب۔

کئی جماعتوں نے اپنی اپنی مساجد میں اکھٹے ہو کر حضور پُرنور کے خطاب سنے اور کئی لوگوں نے اپنے اپنے سینٹرز میں اور باقی ساری جماعت نے اپنے اپنے گھروں میں۔

اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ خوشکن رپورٹ بھی جماعتوں کی طرف سے ملی ہے کہ ہفتہ و اتوار کے دن نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ اور نماز فجر کے بعد درس القرآن بھی دیا گیا۔ اس سلسلہ میں ڈیٹرائٹ، میری لینڈ، نیویارک، ورجینیا، ہوسٹن، لاس اینجلس، کولمبس، ڈیٹن، ڈیلس، ملواکی، زائن، ہٹس برگ اور ہرس برگ شامل ہیں۔

ایک دوست مکرم منصور احمد بک اسٹور نیوجرسی نے اطلاع دی کہ انہوں نے حضور انور کے خطبہ جمعہ اور جلسہ کے خطابات کا لنک اپنے فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا پر شیئر کیا جس میں پاکستانی، عرب، بنگلہ دیشی اور انڈین لوگ شامل ہیں۔ تو حضور انور کے خطابات سن کر اکثریت نے تحسین کے نشان بھجوائے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ ان کے اسٹور پر MTA تینوں دن لگا رہا۔ الحمد للہ۔

اٹلانٹا، جارجیا میں ایک پارک کرایہ پر لیا گیا تھا جہاں پر احمدیوں نے حضور انور کا خطاب سنا۔

امریکہ کی 10 فیصد آبادی کووڈ کی وجہ سے متأثر ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اکھٹے ہونے سے ابھی تک گھبراتے ہیں۔ اور کچھ جگہ ابھی پابندیاں بھی ہیں۔ لیکن خدا کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ اکثر احمدی شامل ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ نازِ ایمان و اعتقاد ہوتے، تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہو گی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہو گی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہو گی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

پرہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسّف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 386)

یہاں ایک وضاحت بھی کر دوں کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث کو ترک کرو اور قرآن کو پڑھو۔ لیکن دوسری جگہ فرمایا ہے کہ احادیث اگر قرآن کریم کے تابع ہیں تو ان کو لو اور دوسریوں کو ردّ کرو صرف احادیث کے اوپر نہ چلو۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 454)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے۔ ابتدا میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 409)

پس آج بھی ہماری فتح قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور احمدیت کے غلبہ کے نظارے ہمارے نزدیک تر کرے۔

(خطبہ جمعہ 11/ستمبر 2009ء)(الفضل انٹرنیشنل جلد 16 شمارہ 40 مورخہ 2 اکتوبر تا 8 اکتوبر 2009ء صفحہ 5 تا صفحہ 8)

کعبہ پر پہلی نظر

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

میں نے جب حج کیا تو حج کے موقع پر بعض احادیث اور بزرگوں کے اقوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب پہلی دفعہ خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت انسان جو دعا کرے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ میں جب حج کے لئے روانہ ہوا تو حضرت خلیفہ اولؓ نے مجھے یہ بات بتائی اور فرمایا اس کا خیال رکھنا۔ جب میں وہاں پہنچا اور میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا تو میں نے یہی دعا کی کہ الٰہی! میری دعا تو یہ ہے کہ مجھے تو مل جائے اور جب بھی میں تجھ سے دعا کروں تو تو اسے قبول فرمالیا کر۔ مجھے جہاں تک خیال پڑتا ہے ’حضرت خلیفہ اولؓ نے بھی ایسی ہی دعا کی تھی۔ تو اہم موقعوں کو معمولی دعاؤں میں ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقاصد اپنے دل میں رکھ کر دعائیں کرنی چاہئیں تا کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل ہم پر نازل ہوں۔ اور نہ صرف ہم پر بلکہ ہماری اولادوں پر بھی نازل ہوں۔

(خطبات محمود جلد 15 ص 533)

آج کی دعا

رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَ تُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾

(البقرہ: 129)

ترجمہ: اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریّت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمّت (پیدا کردے)۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جُھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کی قیامِ نماز اور عبادتوں کو زندہ رکھنے کی عظیم الشان پیاری دعا ہے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا بھی بتائی کہ رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَ تُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ۔ (البقرہ: 129) اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقینا تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو دیکھیں ہمیشہ قیام نماز کو جاری رکھنے اور قائم رکھنے کے لئے، عبادتوں کو زندہ رکھنے کے لئے یہ دعا سکھائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے گروہ پیدا کرتا چلا جائے جو حقیقت میں عبادت اور قربانیوں کے مقصد اور فلسفے کو سمجھتے ہوئے عبادتیں کرنے والے اور قربانیاں کرنے والے ہوں۔

(خطبہ جمعہ 29/ستمبر 2006ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

چھوٹی مگر سبق آموزبات

خطرناک چور

دیکھو! جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو اُن کو صندوقوں میں بڑی حفاظت سے رکھتے ہو۔ اگر ایسا نہ کرو تو وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس مال کا جو ایمان کا مال ہے چور شیطان ہے۔ اگر اس کو بچا کر دل کے صندوقوں میں احتیاط سے نہ رکھو گے تو چور آئے گا اور لے جائے گا۔ یہ چور بہت ہی خطرناک ہے۔

(حضرت مسیح موعودؑ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 156)

21 اگست 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	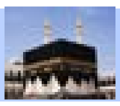	04:41	18:46
مدینہ منورہ	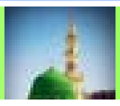	04:37	18:51
قادیان	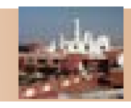	04:30	19:06
ربوہ		04:10	18:45
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:29	20:12